NPA DOC NO 0030
DATED :20/10/2019

غربت کے خاتمہ کیلیۓ پیش کردہ جدید افکار پر معاشیات میں نوبل انعام

ناظم الدین فاروقی

(اسکالر، تجزیہ نگار، اوپینین لیڈر، اور سماجی جہد کار)

رآئل سویڈش اکاڈمی آف سائنسس(Royal Swedish Academy of Sciences) کی جانب سے معاشیات میں تین ماہرین معاشیات کو مشترکہ نوبل انعام سے نوازا گیاہے۔ 54 سالہ امریکی نژاد 'Michael Kremer' 48سالہ فرانسیسی نژاد امریکی ایستھر ڈفلو'Esther Duflo'اور59 سالہ ہندوستانی نژاد امریکی ابھیجیت بنرجی'Abhijit Banerjee 'کوالفریڈ نوبل انعام کا مستحق قرار دیا۔

ڈاکٹر مائیکل کریمر نے1992 میں'Harvard University 'سے ڈاکٹریٹ مکمل کی تھی۔ ' Esther Duflo 'نے 1992 میں (MIT) ' Massachusettes Institute of Technology 'مساچو سیٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی سے'Phd 'تکمیل کی اور ابھیجیت نے1988 میں ' Harvard University' سے 'Phd 'کی ڈگری حاصل کی تھی ' Kremer 'عبداللطیف جمیل انسٹیٹیوٹ جمیل پاورٹی ایکشن لیب' Jameel –Poverty Action Lab '(J-PAL)' کے ریسرچ فیلو ساتھی ہیں انہوں نے ملکر 1990 میں مغربی کینیا میں بڑے پیمانے پر اسکولوں میں غربت کے خاتمہ کی پالیسی کے نفاذ کے حوصلہ افزاء مثبت نتائج پر اپنی تحقیقات مرکوز کی تھیں۔ Esther Duflo اور ابھیجیت بنرجی نے

مشترکہ طور پر ملکر جنوبی ہند میں غربت کے خاتمہ کی پالیسی کو 5 ملین اسکولی طلباء پر نافذ کرنے سے خوش آئیند تبدیلیوں اور نقائص، مواقع، درپیش چالنجز پر تحقیقات مکمل کیں۔ انکی تحقیقات میں یہ بھی کہا گیا ہیکہ طلباء کے تغذیہ کے ساتھ ساتھ صحت پر بھی توجہ دینا چاہیے جسکے بعد 'WHO' نے ہندوستان میں بچّوں میں پائے جانے والے 'Parasitic worm infection' کے علاج و معالجہ کے لیے 800 ملین ڈالر کا ایک قومی پروجیکٹ تیار کرکے اسکولی طلباء کی صحت کے لیے سرمایہ کاری کی۔

Michael Kremer نے بھی اپنی اختراعی پروجیکٹ کو ہندوستان کے دو ریاستوں گجرات اور کرناٹک میں مکمل کیا تھا۔ ان دونوں ریاستوں کے کسانوں کی اموات کی وجوہات پر اور انکی آمدنیاں بڑھانے کے لیے اپنے تحقیقات و تجاویز پیش کی تھیں۔ انہوں نے کسانوں کے لیے ایک رعایتی ہیلپ لائن کا آغاز کیا اور کسانوں کو سستے سل فون دیئے جس سے کسانوں کی فی فرد 7 ہزار ماہانہ آمدنی میں اضافہ ہوا۔ کریمر کا یہ ایک کامیاب تجربہ تھا جو نوبل انعام کا انہیں مستحق بنادیا۔ ان تینوں انعام یافتگان کو نوبل انعام الفریڈ نوبل کی سالانہ یوم پیدائش 10 دسمبر 2019 کی تقاریب میں دیئے جائیں گے۔

Esther Duflo اور Abhijit Banerjee نے ملک کی غربت کے خاتمہ کی پالیسی کے منفی اور مثبت اثرات پر عرق ریزی کے ساتھ بڑی قیمتی تحقیقاتی مطالعہ پیش کیا۔ انہیں احساس ہیکہ پالیسی کے معاملہ میں بڑی ہی غیر یقینی صورت حال ہوتی ہے کبھی پالیسی کے اعلان سے پہلے پالیسی کا اطلاق شروع ہو جاتا ہے اور

کبھی پالیس کے اعلان اور خطیر رقومات خرچ کرنے کے باوجود کوئی نتائج حاصل نہیں ہوتے۔ دوپہر کے کھانے کی اسکیم بلا کسی سائنٹفیک اپروچ کے آناً فاناً کامیاب اس لیے ہو گئی کہ بچّوں کو دوپہر میں اجتماعی طور سرکاری اسکولوں میں بھوک مٹانے کا کوئی انتظام نہیں تھا جیسے ہی 'Lunch Scheme' کا اعلان ہوا سرکاری مدارس میں اچانک حاضری کا فیصد بڑھ گیا اور بچّے پابندی سے اسکول آنے لگے۔ ہندوستان میں غریب بچّوں میں پائے جانے والے 'Parasitic worm infection' کے علاج کے لیےء 'WHO' نے گرانقدر مدد کی اور ساتھ ہی ساتھ حکومت ہند نے 'Hand Wash' اسکیم کو متعارف کروایا، ہاتھ کی صفائی ستھرائی نہ ہونے کی وجہ سے کئی قسم کے بیکٹیریا 'Bacteria' پیٹ میں چلے جاتے ہیں۔ ہاتھ دھونے کی مشق بچّوں کو اسکولوں میں کروائی جارہی ہے جس سے بچّوں میں کئی بیماریاں کم ہو گئیں ہیں۔ 'Duflo اور ابھیجیت نے ٹاملناڈو حکومت کے اشتراک سے اپنے پروجیکٹ کئے تھے۔ ہندوستان ایک وسیع و عریض ڈیڑھ بلین کی آبادی کا ملک ہے، ہر علاقے اور ریاست کے علیحدہ علیحدہ مسائل ہیں۔ اس کے مطابق غربت کے خاتمہ اور معیشت کے فروغ کے لیےء پرجیکٹس تیار کرنا پڑتا ہے۔ Duflo ابھیجیت کی Phd میں شاگردہ تھی وہ ابھیجت سے 12 سال چھوٹی ہے دونوں نے آپس میں شادی کرلی تھی۔ شوہر اور بیوی نے ملکر دنیا کے سامنے اپنی تحقیقاتی و تجزیاتی مطالعات پیش کئے جس کی بنیاد پر انہیں نوبل انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

وکرم اکولا والا جو ہارورڈ کے ماہر میکرو فینانس ہیں سابق پروموٹر Promoter ' SKS Micro Finance' حیدرآباد نے ' Esther Duflio ' کی حیدرآباد کی ایک ' Micro Finance '

کمپنی ' Spandana & J-PAL پر کی گئی تحقیقات پر تنقید کرتے ہوئے کہا ' Esther Duflo ' کے مقالے میں کئی نقائص پائے جاتے ہیں۔اس ' Randomized 'ناقص تحقیقات پر نوبل انعام نہیں ملنا چاہیےء تھا۔

مشترکہ انعام' US $ 916,798 ' یعنی 6 کروڑ53لاکھ روپیہ پر مشتمل ہے جو تینوں کے درمیان تقسیم ہوگا دنیامیں نوبل انعام حاصل کرنے والوں میں امریکہ کے تین یونیورسٹیاں'

Chicago University/, Harvard University/, Massachusetts Institute of Technology '(MIT)

سرفہرست ہیں1969 سے2019تک معاشیات میں 84افراد کو جملہ 51 مشترکہ نوبل انعامات دئیے گئے جس میں سے امریکہ کے مذکورہ 3یونیورسٹیوں کے مشترکہ ریسرچ اسکالرس نے 43انعامات حاصل کئے۔یوروپ نے 50سالوں میں صرف7نوبل انعامات حاصل کئے' Chicago university کے اسکالرس نے32 ,MIT کے 11اور ہارورڈ کے اسکالرس نے 9نوبل انعامات حاصل کئے ہیں۔یہ بات ثابت ہوچکی ہے 'میکروفینانس Micro Finance، میکرواکنامکس Micro economics ،اور ماکرواکنامکس Macro economics اکنامک پالیسی' Economic Policy میں ڈاکٹریٹ اور ریسرچ اسکالرس کے لیےء جو امریکہ کی موجودہ یونیورسٹیوں نے دنیامیں اپنابلند معیار قائم کرلیاہے اس کامقابلہ کرنے دنیاکے دوسرے ممالک کی یونیورسٹیاں بے بس اور بہت دور نظر آتی ہیں۔

اور امریکی تحقیقاتی انفرااسٹرکچر، بہترین فیکلٹی، اور فنڈنگ اور اعلی ترین قابلیت نے دنیامیں اپنی برتری قائم رکھی ہے ہمارے ملک ہندوستان میں 8 سو یونیورسٹیاں ہیں ۔ اکثر یونیورسٹیوں میں ریسرچ ، تحقیقات و

مطالعات کا کام صرف کٹنگ اور پیسٹنگ تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ بعض یونیوسٹیوں میں کرپشن اور سیاسی مداخلت بھی ہے۔ جس کے وجہ سے 'Phd' تحقیقات کا معیار گھٹتا جارہا ہے۔ بی جے پی حکومت نے نئ تعلیمی پالیسی میں یہ بھی کہا کہ گذشتہ 15 سالوں کے درمیان جتنے اسکالرس نے 'Phd' کی ڈگریاں حاصل کی ہیں انکی دوبارہ تنقیح ہوگی، یہ تنقیح بھی شکوک وشبہات سے خالی نہیں، اسکے پیچھے غیر RSS ریسرچ اسکالرس کو وہ نکال باہر کرنے کا اپنا مخفی ایجنڈہ رکھتی ہے۔ مسلم دنیا میں 52 ممالک میں تقریباً 500 یونیورسٹیاں ہیں 50 سالوں میں ان 500 یونیورسٹیوں کے کسی بھی ریسرچ اسکالر کو نوبل انعام کا مستحق نہیں قرار دیا گیا ہے 50 سالوں میں 50 معاشیات میں انعام حاصل کرنے والوں میں اکثریت یہودیوں کی ہے اور افسوس کی بات یہ ہیکہ 1.5 بلین والی مسلم کمیونٹی کا ایک بھی شخص ابھی تک معاشیات میں نوبل انعام حاصل نہیں کیا ہے۔ یہ بھی ایک خوش آئند بات ہیکہ عصر حاضر کے بہت سارے بڑے بڑے ماہرین معاشیات مسلمان ہیں انکی کتابیں اور نظریات دنیا میں معروف ہیں۔ خود یہ تینوں نوبل انعام پانے والے اسکالر جمیل پاورٹی ایکشن لیب کے اسٹوڈنٹس ہیں۔

ہندوستان میں کئی ماہرین معاشیات پیدا ہوئے۔ انکے کتب اور تحقیقات و رپورٹس دنیا میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے معاشیات میں سب سے پہلا انعام لینے والے 'امریتہ سین بھی یہ ایک حقیقت ہیکہ زیادہ تر ماہرین معاشیات کا تعلق بنگال سے رہا ہے۔ بنگلہ دیش کے محمد یونس کو بھی غربت کے خاتمہ میں مائیکرو فینانس ماڈل 'Micro Finance Model' کا کامیاب تجربہ کرنے پر نوبل انعام سے نوازا گیا تھا۔

غربت کے خاتمہ میں کولمبیا یونیورستی کے سابق پروفیسور اور اقوام متحدہ کے مشیر خاص ' جیفری ساچس'Jeffery Sachs'کی گراں قدر خدمات کو بھلایا نہیں جاسکتا انکی کتاب'دی اینڈ آف پاورٹی' ' The end of poverty ' میں حکومت کی پالیسی سازوں اور سوشیل، سماجی جہد کاروں کی فکر کو بدل تے ہوئے نئے نہج پر غربت کے خاتمہ کے لیےٗ ضروری بنیادی اصول و نکات پیش کیے تھے۔

<u>غربت کا خاتمہ ممکن ہے:</u> غربت کے خاتمہ کے لیےٗ دنیا کے 40 سے زیادہ ملکوں میں ' UNO اور WHO نے IMF کے ساتھ کامیاب تجربات کئے ہیں۔ لیکن سب سے بڑا مسئلہ غریب ممالک کے سیاست دانوں اور افسران شاہی کا کرپشن اور غریب عوام کی محنت و مشقت سے عدم دلچسپی اور ناکام اسکیمات کو بروئے کار لانے کی کوششیں ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوئی ہیں۔

جنوبی افریقہ کی جملہ آبادی 250 ملین (25 کروڑ افراد پر مشتمل ہے) پانی، غذاء کی سخت کمی اور صحت کی خرابی کی وجہ سے فاقہ کشی کی وجہ سے اموات میں بے تحاشہ اضافہ ہوا تھا، 2002 میں(UAID) 'United States Agency for International Development ' نے 4.4 ملین ڈالر کی امداد کا اعلان کیا تھا۔

ایتھوپیا کے اس وقت کے وزیر اعظم 'میلیز زنوی'(Meles Zenawi) ایک زبردست بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہم کاشتکاری اور یہاں غذاء کی پیداوار کے ذریعہ فاقہ کشی کا خاتمہ کردیں گے۔ پارلیمنٹ میں ایک رکن نے کہا جناب وزیر اعظم صحت کے سلسلہ میں آپ کیا کرنے والے ہیں اس وقت خطرناک بیماریوں

نے افریقی عوام کو بری طرح گھیر لیا ہے۔ امریکہ کی امداد کا حساب کیا جائے تو فی فرد ایک سینٹ سے بھی کم ہوتی ہے جس سے ایک کپ کافی بھی نہیں خریدی جاسکتی ہے، ہونا تو چاہیےء تھا کہ کم سے کم 4 بلین ڈالر کی امداد امریکہ کرتا عالمی طاقتوں نے افریقہ کے معدنیات کے ذخائر کو صدیوں سے لوٹا لیکن انکی غربت کے خاتمہ کیلئےء سوائے مذاق کے کچھ نہیں کیا۔

ہندوستان نے غربت کے خاتمہ کے خلاف کامیاب معاشی پالیسی اختیار کی ہے۔ گذشتہ 50 سالوں میں 40 کروڑ عوام کو غربت سے نکالنے میں کامیاب رہا ہے۔

7 بنیادی عناصر ایسے ہوتے ہیں جو تباہ حال معیشت کو ترقی پذیر معیشت میں تبدیل کرسکتے ہیں:

(1) Human Capital , (2) Business Capital (3) Industrial Capital (4) Knowledge Capital(5) Infrastructure (6)Basic Moral Values (7) Technological Capacity

ہندوستان اب بھی غربت کی کسی نہ کسی طرح سے لپیٹ میں ہے، حاملہ عورتوں کی تغذیہ کی کمی کی وجہ سے ایتھوپیا سے زیادہ اموات ہمارے یہاں واقع ہوتی ہیں۔ فاقہ کشی میں 2015 میں عالمی رینکینگ میں 96 نمبر پر ہندوستان تھا آج انڈکس میں گر کر 102 نمبر پر آگیا ہے اور کرپشن میں 78 مقام پر پہنچ چکا ہے 40٪ دیہی عوام اب بھی رفع حاجت کے لیےء بیت الخلاء استعمال نہیں کرتیں، 30 ہزار گاؤں میں بجلی اور پانی نہیں ہے کئی کروڑ عوام کو 15 تا 20 کلومیٹر کے طویل فاصلہ سے روزمرّہ کا استعمال کا پانی حاصل کرنا پڑتا ہے۔

حالیہ مختلف اداروں کی جانب سے کئے گئے سروے کے مطابق ہندوؤں سے زیادہ مسلمان ہندوستان میں غریب ہیں۔ مسلمانوں میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے غربت کا فیصد بھی اونچا ہے۔ مسلم کمیونٹی میں غربت وجہالت کے خلاف آج تک کوئی سنجیدگی سے متحدہ طور پر مہمات نہیں چلائی گئیں۔ سوشل انفرا اسٹرکچر، اسکولس، کالجس، ہاسپٹلس، ڈیاگناسٹک سنٹرس، ہیلتھ کیر سینٹرس، سکل ڈیویلوپمنٹ سنٹرس (Skills Development Centers) ویمن ایمپاورمنٹ سنٹرس Women Empowerment Centers اور سیلف ایمپلائمنٹ 'Self- Employment' کے رجحان کے لیے کوئی منظم باضابطہ کوششیں (MCD) Muslim Concentration Districts میں نہیں کی گئی ہے۔ جو بھی کوششیں ہوئیں وہ بعض اداروں اور جماعتوں کی طرف سے چیدہ، چیدہ، غیر مبسوط، محدود پیمانے پر ہوئیں -اگر مذہبی سماجی سیاسی دانشور و قائدین سنجیدگی عالمی معاشی ماہرین کی مدد سے مسلمانوں کی غربت کے خاتمہ کیلیے طویل جدوجہد کریں تو مسلمانان ہند ایک نہ ایک دن ضرور غربت سے نکل سکتے ہیں اور ہندوستانی مسلمان بھی ترقی یافتہ اقوام کی صف میں کھڑے ہوسکتے ہیں۔

ختم شد

بشکریہ روزنامہ 'اعتماد' اردو تاریخ اشاعت 20/10/2019 مصنف کے مضامین ہر ہفتہ ملک کے 20 سے زیادہ اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

Total Number of words1977

NPA DOC NO 0030